رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار

نمبر ۲۲ | ۱۴ جون سنہ ۱۹۲۵ء مطابق ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۳ھ | جلد ۲۷

میرا سفر

میں اپنے ایک ذاتی کام کے لئے کچھ دنوں کے لئے باہر جا رہا ہوں اسوقت تک بظاہر حالات میں ان شاء اللہ العزیز جلد واپس آؤں گا۔ اس عرصہ میں اخبار و رسالہ کی اشاعت کا میں نے بقدر طاقت ضروری انتظام کر دیا ہے اور خدا کے فضل پر مجھے بھروسہ ہے کہ وہ وقت پر شائع ہوتے رہیں گے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے تاخیر یا تعویق ہو تو ناظرین مجھے معاف سمجھیں۔

احباب کرام میری موجودگی میں اگر وقت پر اپنا ذمگی چندہ نہ بھیجیں تو گو اسکا اثر بھی اخبار کی اشاعت پر پڑتا ہے۔ لیکن تاہم میں جسطرح بھی ممکن ہو کام چلانے کی کوشش کرتا ہوں۔ لیکن میری غیر حاضری میں اگر مالی مشکلات پیدا ہوں تو وہ سخت تکلیف دہ ہو جاتی ہے ناظرین اس سے واقف ہیں کہ اخبار کے لئے کاغذ۔ محصول ڈاک اور اخراجات طبع وغیرہ پیشگی ادا کرنے لازمی ہوتے ہیں اسلیئے اگر پیشگی قیمت وصول نہ ہو تو سخت دقت ہوتی ہے چونکہ اس سال کی ششماہی اول ختم ہو رہی ہے اب تمام اُن احباب کے نام (جنکے ذمہ قیمت باقی ہے سال رواں کی یا سال گزشتہ کی) وی پی بھیجے جا رہے ہیں۔ اور جن احباب نے وی پی واپس کیا ہے اس کے اخراجات بھی شامل کر لئے گئے ہیں۔ پس وہ مہربانی کر کے اپنا فرض ادا کریں اور وی پی وصول کر کے اپنے خادم کارخانہ کو کام کرنے کا موقع دیں۔

میں یہ بھی درخواست کروں گا کہ احباب توسیع اشاعت کے لئے بھی کوشش کریں۔ بعض احباب کے نام نمونہ کے طور پر پرچہ بھیجا جاتا ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے اخبار نہ لینا چاہیں تو مہربانی کر کے اطلاع دیدیں ورنہ ان کی خاموشی کے یہ معنی ہوں گے کہ وہ اخبار کے خریدار ہیں اور پھیر دوسرا پرچہ وی پی کیا جائے گا یہ بھی یاد رہے کہ وی پی میں ہمیشہ پرانا پرچہ بھیجا جاتا ہے۔

آخر میں اپنے احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے ۲۷ سالہ خادم کے لیے دعا کریں کہ اس کا یہ سفر دین و دنیا کے لیے باعث برکت ہو اور اللہ تعالیٰ بخیریت و کامیاب قادیان میں واپس لائے۔

(خاکسار عرفانی)

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔ آپ جماعت میں مکارم اخلاق کی عملی روح پیدا کرنے میں کوشاں ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اس کے نیک ارادوں کو پورا کرنے میں ممد ہوں۔

۲۔ غیر احمدیوں کا جلسہ پوری ناکامی اور نامرادی سے ختم ہوا۔ علماء سوء کی غلط بیانیوں کا جواب دیا جاتا رہا اور بذریعہ اشتہار اتمام حجت کیا گیا۔ ۸ جون سنہ ۱۹۲۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی ایک تقریر فرمائی جس میں جماعت کو تزکیہ نفوس کی طرف توجہ دلائی کہ اپنے قلوب کو تطہیر کر کے تبلیغ کرو اور علماء دیوبند بلکہ علماء ہندوستان کو اتمام حجت کے لئے قرآن مجید کے حقائق و معارف کے مقابلہ میں ایک زبردست چیلنج دیا۔ یہ چیلنج ان شاء اللہ جداگانہ شائع ہو جائے گا اور اس سے اس سلسلہ عالیہ کی عظمت کا ایک نیا سکہ قلوب پر بیٹھ جائے گا۔ اس چیلنج کے مقابلہ کے لئے اگر علماء سوء آئے تو بھی اور اگر نہ نکلے تو بھی

خدا کی تائید و نصرت کا کھلا کھلا اظہار ہو گا

حضرت اقدس کی تقریر کے بعد ۱۶ آدمی سلسلہ میں نئے داخل ہوئے الحمد للہ علیٰ ذٰلک

۳۔ ۱۰ جون کو بعد نماز عصر مخدومی خانصاحب ذوالفقار علیخاں صاحب کی دختر نیک اختر کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ خانصاحب حضرت اقدس اور آپ کے اکثر خدام کو دعا کے ساتھ عزیزہ کو رخصت کرنے کے لئے مدعو کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو خانصاحب کے خاندان اور سلسلہ کے لیئے بہت برکتوں کا موجب بنائے + آمین

(خواجہ پریس بٹالہ میں باہتمام احمد وجودی چھپا اور شیخ ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل دار الامان قادیان سے شائع کیا)

شامتِ اعمال نے ہندوستان پر آوردی ایں چنیں

کافر گر مسلمانوں میں وبائے انشقاق

خداتعالیٰ کے ماموروں اور مرسلوں کی تکذیب کبھی اچھے پھل پیدا نہیں کرسکتا۔ دنیا کی بربادیوں اور تباہیوں کی تاریخ اسباب میں ایک زبردست باعث نظر آئے گا اور خداتعالیٰ کی مجید اور آخری کتاب قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام اور ان کے منکرین کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے وہ ایک اہلِ دل کے لئے کافی سبق اپنے اندر رکھتا ہے مگر تعجب اور افسوس ہے اس زمانہ کے مسلمانوں پر کہ وہ قرآن مجید کو پڑھتے ہیں لیکن یہ

اُن کے حلق کے نیچے نہیں جاتا

وہ الفاظ کی تلاوت کرتے ہیں مگر اس کے حقائق اور مفہوم سے بکلی بے بہرہ ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اپنے درس میں فرمایا کرتے تھے کہ جب تم قرآن مجید پڑھو تو سوچو کہ تم آدم ہو یا ابلیس۔ موسیٰ ہو یا فرعون۔ علیٰ ہذا القیاس آپ کا مطلب اور مقصد یہ ہوتا تھا کہ قرآن مجید

ایک دعوتِ عمل ہے

خدا کی طرف سے آنے والے راستبازوں کا مقابلہ کرنے والوں کے حالات سے سبق اور عبرت حاصل کرو اور راستباز کی تکذیب سے باز رہو۔ مگر مسلمانوں نے اسے درسِ عبرت نہیں سمجھا اور اسے پس پشت ڈال دیا۔ اگر وہ خداترس دل لے کر قرآن مجید پڑھتے تو

اس زمانہ کے مرسل کا انکار نہ کرتے

خداتعالیٰ نے بنی اسرائیل کے واقعات اسی لئے قرآن مجید میں بیان کئے تھے مگر علماءِ سوء نے اپنے طرزِ عمل سے بتادیا کہ وہ اپنے ان اسلاف سے کسی بات میں پیچھے نہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ اول المومنین ہوتے انھوں نے حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت پر کفر کا فتویٰ دیا۔ اس لعنت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب خود ان میں تکفیر و تفسیق کی ایسی وبا پیدا ہوئی ہے کہ اس کا کوئی علاج نہیں ہوسکتا۔

ایک دوسرے کو کافر کہنے اور ان کی بیویوں پر طلاق واقعہ ہوجانے کے فتویٰ دینے میں ایسے دلیر اور بے باک ہوگئے ہیں کہ دیکھ کر رونا آتا ہے۔

ابھی اس وبا کا جو مہلک اور متعدی حملہ لاہور میں ہوا ہے اس سے ہمارے ناظرین کسی حد تک واقف ہوچکے ہیں۔ حزب الاحناف نے دیوبندیوں اور ظفر علیخاں وغیرہ پر جو فتویٰ کفر دیا ہے اس نے ایک آگ لگادی ہے اور اس قدر شدت سے باہم مخالفت کا بازار گرم ہوگیا ہے کہ خطرہ ہوتا ہے کہ یہ آگ بھڑک کر کافر گر مسلمانوں میں

اختلاف و انشقاق کی وبا ان کو مٹانہ دے

اس خطرہ کو صرف ہمنے ہی محسوس نہیں کیا بلکہ ہم سے اختلافِ عقیدہ رکھنے والے اخبار بھی محسوس کررہے ہیں۔ دیوبند اور بریلی والوں کے دو محاذ قائم ہوچکے ہیں اور فریقین پورے سازوسامان کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابلہ کے لئے نکل چکے ہیں اور یہ فتنہ اب ہندوستان میں پھیل رہا ہے۔ زمیندار اس تحریکِ جدید کا علمبردار ہوا ہے۔

ہمکو یہ دیکھ کر دکھ ہورہا ہے اسلئے کہ اسکا نتیجہ مسلمانوں کی تباہی کا موجب ہوگا۔ اور ان کے اموال ناجائز طور پر خرچ ہوں گے۔ یہ شامتِ اعمال اس تکفیر کا نتیجہ ہے جو انھوں نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کی

اور اب یہ خود اس بلا کے نیچے آگئے ہیں۔ اس سے پہلے بھی بہت سے عذاب یہ چکھ چکے ہیں۔ گزشتہ پولیٹکل ایجی ٹیشن میں جسطرح پر انھوں نے اسلام کو ذلیل کرنا چاہا اسکا خمیازہ فتنۂ ارتداد کی صورت میں بھگتنا پڑا اور پھر ہندو مسلم اتحاد میں اسلامی تعلیم کا ذرا بھی احترام نہ کیا اور سفلی اغراض کے ماتحت اتحاد کے لئے ایسی صورتیں تجویز کیں جو باعثِ ننگ تھیں اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مختلف مقامات پر ہندو مسلم کے درمیان ایسے خطرناک فساد ہوئے اور ایسی آتشِ عناد بھڑکی کہ وہ اب بجھنے ہی میں نہیں آتی کبھی ایک جگہ سر نکالتی ہے اور کبھی دوسری جگہ سر۔ اور ہندو مسلم لیڈر جو ایک گلاس میں پانی پیتے تھے اب ایک دوسرے کی پگڑیاں اتارنے لگ گئے ہیں

سنگھٹن اور تنظیم کے نام سے مختلف تحریکیں قائم ہوکر ایک دوسرے کو پیغام جنگ دے رہی ہیں یہ عذاب اور مصیبتیں کم نہ تھیں کہ اب یہ وبا خطرناک صورت میں آگئی ہے ہمارے لئے یہ درسِ عبرت ہے اور اسلئے ہم مسلمانوں کو نہایت اخلاص سے یہ مشورہ دیتے ہیں کہ اس کا ایک ہی علاج ہے۔ کہ

ان علماءِ سوء کو بائیکاٹ کردو

اور یہ جو نالشتی جبّہ انھوں نے رہنمائی کا پہن رکھا ہے ان سے چھین لیا جاوے۔ وہ قرآن مجید اور اپنے رسمی علوم کو دامِ تزویر بناکر دوسروں کو ہلاک کرنے کے اجارہ دار بننا چاہتے ہیں۔ اس ناجائز حق سے انھیں محروم کردیا جائے۔ جبتک اس جماعت کا قلع قمع نہیں ہوگا اس بلا اور وبا کا سدباب نہیں ہوگا اسلئے اب ضرورت ہے کہ ایک جماعت مخلصین کی کھڑی ہو جو ان علماءِ سوء سے قوم کو نجات دلائے تاکہ فتنہ کہیں سر نکال ہی نہ سکے۔ ان ملانوں کی ساری شان و شوکت اس فتنہ انگیزی پر موقوف ہے اور اگر اس میدان سے انھیں نکالدیا جائے تو یقین ہے کہ مسلمان اس آنے والے خطرہ سے محفوظ ہوجائیں گے۔ جو

علماءِ سوء کے گھر سے اُٹھ رہا ہے

مسلمانوں کو تنبیہ

معزز معاصر مدینہ حالت موجودہ پر مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:۔

"مسلمانو! تمہارے شیرازۂ قومی و ملی کے اوراق پریشان ہوچکے ہیں اور تمہاری غفلتوں کی آندھیوں نے ان اوراق کو اب تمہاری دسترس سے بھی دور کردیا ہے اگر چند سے یہی حالت رہی تو عنقریب تمہاری جان اور تمہارا مال نجۂ اغیار میں ہوگا بلکہ تمہاری توحید و رسالت کی پونجی بھی ان رہزنانِ چیرہ دست کے دستِ زبردست میں ہوگی اور تم معذوری اور مجبوری کے ساتھ اپنی حیاتِ ملی کے برباد ہونے پر ماتم کروگے۔ کیا اب بھی تم کفر کے فتوے دینے اور مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرنے میں مصروف رہوگے کیا اب بھی تمہارے دماغوں پر بے پروائی کا بھوت مسلط رہے گا؟ اگر یہ یقینی ہے اور تمہارے اندر کوئی بہتر انقلاب نہیں ہوسکتا تو خدا کی بیزاری اور رسول کی لعنت کے لئے تیار رہو اور اپنی مذہبی اور اسلامی زندگیوں کی طرف سے ناامید غلام محکوم بے زر بے پر بنکر جیوگے۔ ٹھوکریں کھاؤگے اور کتے بلی کی طرح کس مپرسی کی موت مرجاؤگے؟"

معزز معاصر کو ابھی شبہ ہے کہ ابھی تک مسلمان اس سے بچے ہوئے ہیں اور وہ صرف آنے والے خطرات سے ڈراتا ہے۔ حالانکہ ان پر یہ عذاب نازل ہوچکا ہے اور وہ اپنی بدعنوانیوں کی وجہ سے گرفتارِ بلا ہیں مگر حالت ایسی ہوچکی ہے کہ احساس باقی نہیں رہا ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

اس عذاب سے نجات کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ وہ خداتعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ اور حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لیں۔

امیر افغانستان اور علماء کی مداخلت

امیر افغانستان نے حال میں ایک مجلس مشاورت کا انعقاد کیا جس میں ممالک محروسہ کے نمائندے اور سربرآوردہ اعیانِ ملت شریک تھے اس مجلس میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"میں ہر کام کو قوم کے مشورے سے سرانجام دیتا ہوں اور ہرگز نہیں چاہتا کہ سلطنت افغانستان میں کوئی ایسا قانون جاری ہو جو شریعت غرائے محمدی کے خلاف ہو میری دلی خواہش یہ ہے کہ خالص شرعی احکام کے مطابق حکومت کروں اور میری سلطنت کا بنیادی اصول اصول اسلامیت ہو لیکن میں اس قدر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شریعت نے جس قدر اختیار بادشاہ کو عطا فرمایا ہے میں اپنی ذات کو اس کا مستحق سمجھتا ہوں اور اس کے دائرے میں علماء کی مداخلت کو پسند نہیں کرتا۔ کل مسجد جامع امانیہ میں وعظ کہتے ہوئے ایک ملا صاحب نے اس حق کو بھی علماء کے لئے مخصوص فرمایا ہے شاید وہ اسوقت بھی یہاں موجود ہے ان کا خیال ہے کہ شریعت علماء کے سپرد کردی گئی ہے۔ اور انہی سے تعلق رکھتی ہے۔ مگر میں ایسا نہیں سمجھتا شریعت مال خدا ہے"[۱۴۱]

۵ امیر صاحب کی اس تقریر سے ظاہر ہے کہ علماء کی حقیقت اب کھل چکی ہے اور شریعت کے اجارہ دار ملانوں کو ان کی اصل پوزیشن سے واقف کرلیے ہیں جس طرح پر حکومت ترکیہ نے ملانوں سے نجات حاصل کرلی ہے امید ہے کہ حکومت افغانستان بھی ان دشمنانِ اسلام سے اپنی گلوخلاصی کرالے گی

علمائے زمانہ ہذا کا مبلغ علم اور انکی کورانہ تقلید کا نمونہ

(از جناب محمد فضل صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ چنگاں بنگیال)

ایک غیر احمدی مولوی صاحب نے امام ہمام حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام پر اعتراض کرتے ہوئے مفسرین کے اقوال کی تقلید و اتباع واجب بتائی۔ جواب میں کہا گیا کہ ایک صاحب وحی جس کی صداقت ہزار ہا نشانات الٰہی نے ظاہر کر دی ہے اس کی تقلید چھوڑ کر ایسے لوگوں کی پیروی کرنی کہ جن کے اقوال قرآن و احادیث نبویہ کے سراسر مخالف ہیں کیسے درست ہو سکتا ہے۔ آپ اپنے اعتراضات و خیالات کو اچھی طرح قرآن کریم و احادیث نبویہ کے ساتھ موازنہ کر لو۔ ممکن ہے غلط ثابت ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باوجود صاحب وحی ہونے کے ایک دوسرے صاحب وحی حضرت خضر علیہ السلام پر تین اعتراض کئے اور وہ تینوں بیجا نکلے۔ اور آخر موسیٰ نے اپنے اجتہادی سہو کو تسلیم کیا اور اپنے اعتراض واپس لئے تھے۔ پس آپکے پیش کردہ مفسرین کے اقوال جو وحی الٰہی سے خالی تھے۔ صاحب وحی کے مقابلہ میں کس شمار میں ہیں۔ اور آپکے خیالات جو قرآن کریم و احادیث نبویہ کے نور سے عاری ہیں کس قطار میں ہیں ؎

موسیٰ بھی بدگمانی سے شرمندہ ہو گیا
قرآں میں خضر نے جو کیا تھا پڑھو ذرا
بندو نیہ اپنے بھید خدا کے ہیں صد ہزار
تم کو نہ علم ہے نہ حقیقت ہے آشکار
شاید تمہارے فہم کا ہی کچھ قصور ہو
شاید وہ آزمائش رب غفور ہو۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے باوجود صاحب وحی ہونے کے ایک مقدمہ کا فیصلہ اجتہادی سہو سے غلط کیا تھا اور خدا تعالیٰ نے ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس مقدمہ پر دوبارہ نظر ثانی کا حکم فرمایا چنانچہ قرآن کریم کی آیت ذیل اسی بارہ میں ہے فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ پ۱۷ یعنی ہم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس مقدمہ کا درست فیصلہ کرنا سمجھا دیا تھا۔ پس جبکہ (حسب منشاء و مصلحت الٰہی شرک سے محو کرنے کے لئے) صاحب وحی سے اجتہادی سہو کا صادر ہونا ممکن ہے گو خدا تعالیٰ صاحب وحی کو اجتہادی سہو پر ہمیشہ قائم نہیں رہنے دیتا تاکہ دین میں خلل واقع نہ ہو تو وہ مفسرین جن کی تقلید آپ واجب ٹھہرا رہے ہو وہ تو صاحب وحی نہ تھے تو ان کے اقوال و افعال کی تقلید کی جاوے اور خدا تعالیٰ کے اس فرمان واجب الاذعان کو پس پشت نہ ڈالا جاوے اِتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ پ۸ ع۸ یعنی پیروی کرو اس بات کی جو نازل کی گئی طرف تمہاری پروردگار تمہارے سے اور نہ پیروی کرو سوائے خدا کے دوسرے رفیقوں کی۔

سوال احمدی: جن مفسروں کے اقوال کے آپ مقلد ہوں ممکن ہے انپر خدا تعالیٰ و رسول کریم کے بتائے ہوئے بعض احکام اسلام اور فیصلے متعلقہ دین متین مخفی رہ گئے ہوں اور ان تک ان کے فہم کی رسائی نہ ہوئی ہو۔

جواب غیر احمدی - ممکن نہیں ہے کہ ان سے اسلام کا کوئی فیصلہ اور کوئی حکم مخفی رہا ہو۔

سوال احمدی - مفسرین و محض مجتہدین کے متعلق ایسا اعتقاد رکھنے سے آپ ان کو حضرت ابا بکر صدیقؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و حضرت علی کرم اللہ وجہہ و دیگر صحابہ کرام پر فوقیت دیتے ہو۔

(۱) حضرت ابا بکر صدیقؓ پر باوجود عالم ترین زمانہ خود ہونے کے میراث جدہ کا مسئلہ پوشیدہ رہا اور اس سے حضرت محمد بن مسلمہ اور مغیرہ بن شعبہ نے آپ کو واقف کیا۔ اور آپ سے یہ مسئلہ بھی پوشیدہ رہا کہ شہید کی دیت (خون بہا) کوئی نہیں ہے اور آپ کو یہ مسئلہ حضرت عمر نے بتایا تب اپنے قول سے رجوع فرمایا۔

(۲) حضرت عمرؓ پر جنبی کے تیمم کا مسئلہ پوشیدہ رہا اور کہا کہ اگر کوئی مہینہ بھر جنبی رہے تو نماز نہ پڑھے۔ جب تک غسل نہ کرلے۔ اور آپ پر انگلیوں کی دیت کا مسئلہ پوشیدہ رہا اور انگشت ابہام و لبابہ کی دیت ۲۵ درہم مقرر فرمائی اور جب عمرو بن حزم کے خط سے آپکو اطلاع دی گئی تو رسول کریم نے اسکے برخلاف دس درہم کا فیصلہ فرمایا تھا تو آپنے اپنے قول سے رجوع فرمایا اور آپ پر اذن طلب کرنے کا مسئلہ بھی پوشیدہ رہا اور آپ کو حضرت ابو موسیٰ و ابو سعید نے اطلاع دی اور آپ پر یہ مسئلہ بھی پوشیدہ رہا کہ عورت اپنے خاوند کی دیت کی وارث ہو سکتی ہے اور آپ کو سفیان کلابی نے اطلاع دی کہ رسول کریم نے ضحاک کی عورت کو اپنے شوہر کی دیت کا وارث ٹھہرایا تھا اور آپ پر مجوس کے جزیہ کا مسئلہ بھی پوشیدہ رہا اور آپ کو عبد الرحمٰن بن عوف نے اطلاع دی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہجر کے مجوس سے جزیہ لیا تھا اور آپ پر حائض سے طواف وداع کے ساقط ہونے کا مسئلہ پوشیدہ رہا۔ اور آپ پر متعہ حج کا مسئلہ بھی پوشیدہ رہا اور جب آپ کو رسول کریم کا امر اس کے برخلاف ملا تو آپنے اپنے قول کو چھوڑ دیا۔ اور آپ پر انبیاء کے ہمنام رکھنے کا مسئلہ بھی پوشیدہ رہا اور لوگوں کو انبیاء کے ہمنام نام رکھنے سے منع کر دیا تھا۔ حتی کہ آپ کو طلحہ نے خبر دی کہ رسول کریم نے میری کنیت ابا محمد رکھی ہے پس حضرت عمر نے اپنے قول سے رجوع کیا۔ حالانکہ ابو موسیٰ اور محمد بن مسلمہ اور ابو ایوب جیسے مشہور و معروف صحابہ کرام انبیاء کے ہمنام آپکے سامنے موجود تھے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن آپ پر آیات ذیل کا حوالہ جو قرآن کریم میں موجود ہیں اور رسول کریم سے پہلے کے سب انبیاء کے فوت ہونے کا مسئلہ پوشیدہ رہا اور آپ کو حضرت ابو بکر صدیق نے آیات ذیل پڑھکر بتائیں۔ تب حضرت عمر سن کر رو پڑے اور فرمانے لگے کہ گویا میں نے ان آیات کو اس سے پہلے نہیں سنا تھا۔ آیات ذیل ہیں۔ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ پ۲۳ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ پ۴

یعنی تحقیق تو مرنے والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں نہیں ہیں محمد مگر خدا کے بھیجے ہوئے اور ان سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں جب رسول کریم فوت ہو جائیں یا مارے جائیں تو کیا تم لوگ اپنی ایڑیوں پر لوٹ جاؤ گے کیا اسلام سے مرتد ہو جاؤ گے

اور آپ پر رسول کریم کی بیویوں و بیٹیوں سے زیادہ مہر مقرر کرنے کا مسئلہ پوشیدہ رہا اور آپ کو مدینہ کی ایک عورت نے آیت ذیل پڑھکر بتایا وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا پ۴ ع۱۴ یعنے اگر تم دے چکو اپنی بیویوں میں سے کسی کو مہر میں مال سونے چاندی کا ڈھیر تو پھر واپس نہ لو اس میں سے کچھ یہ سن کر حضرت عمر نے اپنے قول کو چھوڑ دیا اور کہا کہ عمر سے سب لوگ زیادہ عالم ہیں حتی کہ عورتیں بھی۔

اور آپ پر جد اور کلالہ اور سود کے بعض مسئلے پوشیدہ رہے اور آپ پر حدیبیہ کے دن یہ مسئلہ بھی پوشیدہ رہا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام کے بعض مسئلہ میں مطلق داخل ہونے کا وعدہ فرمایا ہے اور یہ وعدہ اس سال کے لئے مقرر نہ تھا اور آپکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھول کر بتایا اور تسلی دی تب آپ کو اطمینان ہوا۔

اگر ہم اس باب کو وسعت دیں تو ایک ضخیم کتاب بنجاوے اب ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ صحابہ کرام جیسے جلیل القدر ہستیوں سے باوجود قرب عہد نبوت کے اسلام کے بعض مسائل پوشیدہ رہ گئے تو جن لوگوں کی آپ تقلید کر رہے ہو کیا ممکن نہیں ہے کہ ان سے بھی بہت امور مہمہ اسلامیہ پوشیدہ رہ گئے ہوں۔

غیر احمدی - بدیں حساب ممکن ہے کہ ان سے کچھ امور اسلام کے بارے میں سہو میں ہوا ہو۔

احمدی - جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً

غیر احمدی - ایک حدیث ہے اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ یعنی میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام سے حق کبھی پوشیدہ نہیں ہوا۔

احمدی بلا شبہ یہ حدیث صحیح ہے اسکا یہ مطلب ہے کہ حق میرے صحابہ میں دائر ہے اگر کوئی بات ایک سے پوشیدہ ہو تو دوسرے کی اطلاع سے اس نے قبول کر کے اپنے لے لیا یہ مسئلہ آفتاب سے ستاروں کا روشن کرنا صحابہ کرام کے اس مسئلہ سے چسپاں ہے جیسا کہ بعض اوقات بعض ستارے آفتاب سے حجاب میں ہو جاتے ہیں ویسا ہی صحابہ کا حال ہے۔ مگر بحیثیت مجموعی کبھی پوشیدہ نہیں ہوا۔ ـــ

دعوت و تبلیغ کیلئے مختلف انجمنیں کیا کر رہی ہیں؟

راولپنڈی کی جماعت نے مندرجہ ذیل دو ٹریکٹ شائع کئے ہیں۔

اتمامِ حجت

ہم بکمال ادب و انکسار ان حضرات کو جو کہا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔ بذریعہ اشتہار اطلاع دیتے ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی پیشگوئی کو جو الہام اللہ تعالیٰ عزّ و جل ہے۔ جس کا آج بڑے جلال سے ظہور ہو رہا ہے پرکھیں اور دیکھیں اور صداقت کی طرف رہنمائی کریں وھو ھذا

"خدائے رحیم و کریم نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہٗ و عزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جاوے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے اور تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے۔ نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا"

(از اشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان)

پس ہم ان تمام مخالفین کو جو نہایت ناسمجھی سے حضرت مرزا صاحب کی بعض پیشگوئیوں پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ دعوت دیتے ہیں کہ وہ آئیں اور سب سے پہلی پیشگوئی کو حرف بحرف پورا ہوتے قادیان میں چلکر مشاہدہ کریں اور اس اولوالعزم بشیر کو مطابق الفاظ پرکھیں اور اگر وہ اس کو اپنے مطابق نہ پائیں تو جو چاہیں ہمیں الزام دیں لیکن اگر وہ اتنی جرأت نہ کریں اور گھر بیٹھ کر تکذیب کرتے جائیں۔ تو یہ امر ہر دانشمند کے نزدیک ایک ایسا فعل ہے جو ہمیشہ منکرین صداقت سے ظہور ہوا ہے اور ایسا کرنیوالے انجام کار خائب و خاسر اس جہان فانی سے چلدیئے ہیں اور قیامت کے دن اُن کو سوائے حسرت اور ناکامی کے اور کچھ نصیب نہ ہوگا اور ان کی اس روز یہ صدا ہوگی لوکنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر

اے حق کے طالبو! اور سچائی کے متلاشیو اور اے وہ لوگو! جو حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے الہامات اور بعض پیشگوئیوں پر اعتراض کرتے ہو۔ آؤ اور سب سے پہلی پیشگوئی کو اسوقت ظہور تام میں دیکھو اس کے دیکھنے اور پرکھنے کے بعد آپ کا حق ہوگا کہ دیگر پیشگوئیوں پر اعتراض کرو۔ کہ تم میں کوئی بھی میدان میں نہ آیا۔ اور اپنے بل سے باہر نہ نکلا اور پھر بڑی دلیری سے اعتراض کرنے سے نہ شرمایا اور دوسری پیشگوئیوں پر بفضل خدا جو پوری ہو چکی ہیں اعتراض کرتا گیا تو یاد رہے ایسے لوگوں کی شان میں قرآن پاک کا یہ فتویٰ موجود ہے۔ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ

کہاں ہیں وہ امرتسری مولوی ثناء اللہ اور اُس کے ہمنوا اہلحدیث مولوی عبدالاحد خانپوری اور حکیم عبدالرحمٰن جو کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی بعض پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔ اور کہاں ہیں وہ دیوبندی۔ میرٹھی۔ سہارنپوری اور مانسہروی جنکی روح مباہلہ کا نام سن کر قبض ہوتی ہے اس پیشگوئی پر غور کریں اور اس پیشگوئی کو جو نصف النہار کی طرح جلوہ گر ہے پرکھیں اور سچا سب دشتم سے جن کو آئے دن اُنھوں نے اپنا شیوہ بنا رکھا ہے باز آئینگے یا لاآخر ہم تمام حق پسند پبلک سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے دین کی باگ کو چند ایک خودغرض جبہ پوشوں کے ہاتھ میں نہ دیں جو ان کی دینی یادنیاوی تذلیل کے درپے ہیں اور ہمیشہ ممبروں پر چڑھکر بجائے اسلام پیش کرنے کے جنگ اور فساد پر آمادہ کرتے رہتے ہیں۔ ہے کوئی جو اللہ کے امور کو تسلیم کر کے اپنے آپ کو ہلاکت سے بچا وے۔

معیارِ صادق

گرچہ ہر کس زرہ لاف بیان دارد + صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

اِنّی انا المسیح الموعود فطوبیٰ لمن عرفنی او عرف من عرفنی

"اے لوگو میری نسبت جلدی مت کرو اور یقیناً جانو کہ میں خدا کی طرف سے ہوں میں اسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اسی کی طرف سے ہوں۔ سمجھو اور سوچو کہ دنیا میں کس قدر مفتری ہوئے اور ان کا انجام کیا ہوا کیا وہ ذلت کے ساتھ بہت جلد ہلاک نہ کئے گئے۔؟ پس اگر یہ کاروبار انسانی افترا ہوتا تو کب کا تباہ ہو جاتا کیا کسی ایسے مفتری کا نام بطور نظیر پیش کر سکتے ہو جسکو افترا اور دعوی وحی اللہ کے بعد میری طرح ایک زمانہ دراز تک مہلت دی گئی ہو۔ وہ مہلت جس میں سے آجتک بقدر زمانہ وحی محمدی علیہ السلام یعنی قریباً چوبیس برس گزر گئے۔ اور آئندہ معلوم نہیں کہ ابھی کسقدر ہیں۔ اگر پیش کر سکتے ہو تو تمہیں خدا کی قسم ہے کہ ایسے مفتری کا نام لو اور اُس شخص کی مدت افترا جسقدر زمانہ ہوا اُسکا میرے زمانہ بعثت کی طرح تحریری ثبوت دو۔ اور لعنت اُس شخص پر جو مجھے جھوٹا جانتا ہے۔ اور پھر یہ نظیر معہ ثبوت پیش نہ کرے وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارہ۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی بتاؤ کہ کیا تم کسی ایسے مفتری کو بطور نمونہ پیش کر سکتے ہو جس کے کھلے کھلے نشان تحریر و تقریر اور ہزاروں شہادتوں کے ذریعہ سے میری طرح بپایہ ثبوت پہنچ گئے ہوں۔

اے لوگو تم پر افسوس تم نے اپنے ایمان کو ایسے نازک وقت میں ضائع کیا۔ جیسا کہ ایک نادان ایسے لق و دق بیابان میں پانی کو ضائع کر دے جسمیں ایک قطرہ پانی کا میسر نہیں آسکتا۔ خدا نے عین صدی کے سر پر عین ضرورت کے وقت تمہارے لئے ایک مجدد بھیجا اور صدی بھی چودھویں صدی جو اسلام کے بلال کو بدر کرنے کے لئے مقرر کی گئی جسکی تم اور تمہارے باپ دادے انتظار کرتے تھے اور جس کی نسبت اہل کشف کے کشفوں کا ڈھیر لگ گیا تھا اور دوسری طرف مجدد کے ظہور کے لئے ضرورتیں پیش آئی تھیں۔ جو کبھی نبوت کے زمانہ کے بعد پیش نہ آئیں مگر آپ لوگوں نے پھر بھی قبول نہ کیا اس مہدی کے وقت میں جس کا دوسرا نام مسیح موعود ہے۔ خسوف و کسوف بھی رمضان میں ہوا جو قریباً گیارہ سو برس سے تمہاری حدیث کی کتابوں میں لکھا ہوا موجود تھا مگر آپ لوگوں نے پھر بھی نہ سمجھا۔ چودھویں صدی میں سے سترہ برس (مگر اب ۴۲ برس) گزر بھی گئے۔ مگر پھر بھی آپ لوگوں کے دلوں میں کچھ سوچ پیدا نہ ہوئی۔ یہ ضرورتیں اور صدی خالی گئی کیا تم میں کوئی سوچنے والا نہیں؟ میں نے بار بار کہا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ میں نے بلند آواز سے ہر ایک کو پکارا۔ جیسا کوئی پہاڑ پر چڑھ کر نعرے مارتا ہے۔ خدا نے مجھے کہا کہ اُٹھ اور ان لوگوں کو کہدے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ کیا تم خدا کی گواہی کو رد کرد گے۔ خدا کا کلام جو مجھ پر نازل ہوا اُس کے الفاظ یہ ہیں:۔

قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون

قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

وقل یا ایھا الناس انی رسول اللہ

الیکم جمیعا مرسل من اللہ

غرض خدا کے نشان میرے ساتھ ہیں ایسی مانند جو خدا کے پاک نبیوں کے ساتھ تھے" (المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان ۲۵؍مئی ۱۹۰۰ء)

(خاکسار ایل کے مرزا احمد جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی)

"میرے دوستو، اب خدا کی نصرتوں کا وقت ہے امام کے ساتھ ہو لو۔ اسکی اتباع میں لذت پاؤ جو دائمی ہے اپنے آپ کو اس قابل بنالو کہ اللہ تعالیٰ ہمارا ناصر ہو۔ ورنہ یاد رکھو وہ زمانہ بہت جلد آنیوالا ہے جبکہ اس مسیح محمدی کے مخالف دنیا میں اسطرح ذلیل و خوار ہوں گے جیسے کہ مسیح موسوی کے مخالف یہود کا حال ہے اسلام کی نصرت کا وقت ہے اگر تم پیچھے رہ گئے اور اس مسیح موعود کے جھنڈے کے نیچے نہ آئے تو دین و دنیا میں خسران ہے۔

انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان

اس نام کی ایک انجمن مولوی فاضل اللہ دتا صاحب جالندھری نے یکم مارچ ۱۹۲۵ء سے قائم کی ہے۔ مقصد وحید اشاعت و خدمت اسلام ہے جو احباب اس انجمن میں شریک ہونا چاہیں وہ ایک روپیہ فیس داخلہ اور ۴؍ ماہوار چندہ دیکر داخل ہو سکتے ہیں۔ انجمن کی طرف سے جو ٹریکٹ شائع ہوں گے اس کی ۲۰ کاپیاں لازماً ان کو ملینگی زائد کے لئے الگ درخواست کرنی ہوگی۔ اشاعت سلسلہ کے لئے جو کوشش بھی ہو وہ ہر طرح سے قابل ستائش اور بڑا دار حوصلہ افزائی ہے۔ امید ہے احباب اس میں شرکت کریں گے۔ دوسرے مقام پر بھی تبلیغی کوششیں سرگرمی سے شروع ہوگئی ہیں اور مختلف مقامات سے ٹریکٹ وغیرہ شائع ہونے لگے ہیں

اگرچہ یہ پسندیدہ امر ہو سکتا ہے کہ تمام ٹریکٹ ایک جگہ لکھے جاویں اور طبع ہونے کے بعد مختلف انجمنیں انھیں منگوا کر تقسیم کریں۔ مگر موجودہ صورت اس لئے قابل قدر ہے کہ اس ذریعہ سے جماعت میں بہت سے لکھنے والے پیدا ہو جائینگے۔

بہرحال یہ تمام کوششیں نہایت قابل قدر ہیں اللہ تعالیٰ ان میں ہم کو اخلاص او صواب کی توفیق دے اور انھیں کامیاب کرے۔ انجمن احمدیہ خدام الاسلام کا ٹریکٹ میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اس کے بعد دوسرا اور تیسرا ٹریکٹ بھی عنقریب شائع ہوگا۔ اور تیسرا ٹریکٹ عربی میں ہوگا جو سماٹرا۔ مصر اور عراق وغیرہ میں تقسیم کیا جائے گا۔

مزید حالات کے لئے احباب مولوی فاضل اللہ دتا صاحب سکرٹری انجمن مذکور سے خط و کتابت کریں۔

(ایڈیٹر)

خدا کے مامور کو قبول کرنا ہی سعادت ہے

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ

برادران! اسلام کی حالت آپ سے مخفی نہیں۔ وہ پیارا دین جس کی صحابہ کرامؓ کے خونوں سے آب پاشی ہوئی تھی اور جس کے لئے وہ وطن سے بے وطن ہوئے تھے آج پاؤں تلے روندا جاتا ہے۔ ہر قوم اسلام کی دشمن ہر ملک اسکا معاند اور بدخواہ ہے۔ عیسائی الگ اس کے نیست و نابود کرنے کے درپے ہیں۔ ہزاروں مشنری کتابیں اور لاکھوں روپیہ محض اسلام کے مٹانے پر صرف ہو رہا ہے اور آریہ۔ بہائی۔ بدھ اور سکھ قوم نے بھی اسلام کو ملیا میٹ کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا مسلمانوں کی حالت ناقابل بیان ہے۔ قومی شیرازہ مدت سے درہم برہم ہو چکا ہے ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ تک سب دنیا کے بندے بن گئے ہیں + اور روحانیت سے کوسوں دور جا پڑے ہیں۔ علماء ہیں تو انکو اپنی روزانہ تکفیر بازی سے ہی فرصت کہاں جو اسلام کی خبر لے سکیں + شبلی مرحوم نے ان کے حق میں کیا خوب کہا ہے

علماء را ہمہ بیکار و نزاع ست کزد
آتش فتنہ بہر شہر و دیار افتاد است

پس اسلام اسوقت اپنوں اور بیگانوں کے ہاتھ سے نہایت ہی مظلوم ہو رہا تھا اور تقاضا کر رہا تھا کہ کوئی مصلح ربانی مبعوث کیا جاوے اپنے وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر ع ۱) کے مطابق اس نازک وقت میں اسلام کے لیے ایک محافظ مبعوث فرمایا۔ دنیا تاریکی میں تھی وہ ایک نور لایا۔ دنیا پیاسی تھی اس نے آب زلال پیش کیا۔ روحانیت عنقا صفت ہو گئی تھی۔ ناگہاں غیب سے چشمۂ اصفیٰ نمودار ہوا۔ وہ نور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وجود میں ظاہر ہوا۔ مبارک ہیں وے جو اس کو شناخت کریں اور اس سے خود بھی منور ہوں اور دوسروں کو بھی منور کریں۔

اے قوم! میں کس دف سے منادی کروں کہ آنیوالا آگیا اور اب آسمان کی راہ تکنا فضول اور رائگاں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امت مرحومہ کی شکستہ حالت پر رحم فرما کر مسیحا کو نازل فرما دیا ہے۔ اے لوگو! الغیاث جاگو کہ جسکا انتظار تھا وہ یہی ہے جو عین وقت پر اور علامات کے مطابق آیا ہے۔ آسمان نے کسوف و خسوف سے اس کی تائید کی اور زمین نے طاعون اور زلازل سے اس کی شہادت دی کاش! قوم اس کی شنوا ہوتی۔ مگر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے کیونکہ کہا گیا تھا کہ علماء اس کے مخالف ہوں گے اور اس کو ملحد و مفسد قرار دینگے (فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴۔ حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳) اور خدائے پاک نے بھی فرمایا ہے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (یٰسٓ ع ۲) افسوس بندوں پر کہ ان کے پاس کوئی ایسا رسول نہیں آتا جس سے یہ تمسخر اور ٹھٹھا نہ کریں۔ پس قوم نے تو اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ہمیشہ سے دنیا داستباز اور مامورین الٰہی سے کرتی آئی ہے۔ مگر میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک مسیح الزمان علیہ السلام کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو جلد اسطرف توجہ فرماویں کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ آج ہیں تو کل کی خبر نہیں

اگر آپ نے ان کے کذب کا فیصلہ کیا ہے تو اسپر نظر ثانی فرماویں کیونکہ ممکن ہے کہ جس کو دنیا کاذب خیال کرتی وہ اس راز داں کی نظر میں مقدس ہستی ہو تا کہ قیامت کے روز آپ کو یہ کہنا نہ پڑے مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ (ص ع ۴) جن کو ہم شریر و مفسد سمجھا کرتے تھے وہ آج دوزخ میں کیوں نظر نہیں آتے۔؟

مانا کہ دنیا حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کرتی ہے مگر میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ دنیا میں کونسا نبی آیا جس پر دنیا نے اعتراض نہیں کئے کوئی نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تو نہیں ہو سکتا جب انپر بھی آج تک دنیا ہزارہا اعتراضات کر رہی ہے تو (حضرت) مرزا صاحب پر اگر اعتراض ہوں تو اس سے ان کا کذب کیوں کر لازم آیا دیکھیئے اعتراض کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ (حٰم سجدہ ع ۵) کہ تجھ پر لوگ وہی اعتراض کرتے ہیں جو انبیاء سابقین پر کرتے رہے ہیں اس معیار کے مطابق ہم تمام دنیا کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ حضرت مرزا صاحب پر ایک اعتراض بھی ایسا کر دکھا دیں جسکا ماخذ قرآن و احادیث صحیحہ ہوں اور وہ کسی سابق نبی پر نہ پڑتا ہو۔ لیکن وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔

ایک مسلم کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر ایک پیش آمدہ قضیہ کے متعلق قرآن کریم سے فیصلہ چاہے اور اپنے من گھڑت اصولوں کو نظرانداز کرے کیونکہ قرآن ہر ایک انسانی دلیل پر مقدم ہے پس میں آپکے سامنے قرآن کریم سے ایک نہایت واضح معیار پیش کرتا ہوں امید ہے کہ آپ غور فرمائیں گے:-

تمام قوموں اور الہامی صحیفوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خدا تعالیٰ پر افترا کرنا ایک زہر ہے۔ اور اس زہر کو کھانیوالا ہرگز بچ نہیں سکتا۔ بلکہ وہ جلد تباہ و برباد کر دیا جاتا ہے چنانچہ استثناء ۱۸ باب ۲۰ میں لکھا ہے "وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے کہ جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے" اور قرآن کریم میں فرمایا ہے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ (الحاقہ ع ۲) اگر یہ بھی ہم پر افترا کرتا اور جھوٹا الہام بنا لیتا تو اس کو فوراً قتل کرا دیتے اور کوئی اس کو بچا نہ سکتا۔

یہ معیار اتنا واضح ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:- "نظام عالم میں جہاں اور قوانین الٰہی ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی کی ترقی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے" (مقدمہ تفسیر ثنائی صفحہ ۱۶) چونکہ آنحضرت صلعم کو بعد دعویٰ نبوت تئیس ۲۳ سال مدت ملی اسلیے امت محمدیہ کا اسبات پر اتفاق ہے کہ کاذب مدعی الہام کو تئیس سال مہلت ہرگز نہیں ملتی۔ جیسا کہ شرح عقائد نسفی میں ہے:- "ان العقل یجزم بامتناع اجتماع هذه الامور فی غیر الانبیاء وان یجمع اللہ تعالیٰ هذه الکمالات فی حق من یعلم انه یفتری علیه ثم یمهله ثلاثاً وعشرین سنة" (صفحہ ۱۰۱) کہ یہ بات ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ مفتری کو تئیس سال مہلت دے یہی وجہ ہے کہ آجتک کسی کاذب مدعی الہام حقیقی کو جس نے توبہ وغیرہ نہ کرلی ہو اور علی الاعلان دعویٰ کیا ہو تئیس سال کی مہلت نہیں ملی۔ جیسا کہ علامہ محمد عبد العزیز فرماتے ہیں:-

"بالجملة لم ینتظم امر الکاذب فی النبوة الا ایاما معدودة" (نبراس صفحہ ۴۴۴) کہ کسی کاذب مدعی کا کام چند دنوں سے زیادہ

جیسا چاہے اور اگر آج کسی کو دعویٰ ہو تو وہ اس کی ایک مثال ہی پیش کر دکھلائے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ مدعی لفظی الہام کا دعویدار ہو جیسا کہ آیت کا مفاد ہے کہ مرزا حسین علی صاحب کی طرح اپنے دماغی خیالات کو ہی الہام قرار دے۔ اور اس کا الہام پیش کیا جانے۔ صرف فرضی نام یا محض لوگوں کے اس کو دعویدار قرار دینے سے کوئی مدعی ثابت نہ ہو گا جیسا کہ بعض لوگ چند نام پیش کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کا اپنا دعویٰ اور الہام ہرگز موجود نہیں۔ پس باتفاق جمیع کتب مقدسہ کاذب کو ہرگز تئیس سال مہلت نہیں ملتی۔ بلکہ وہ جلد تباہ و برباد اور قتل کیا جاتا ہے۔ ؎

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ذرہ بھی اس کی جناب میں
توریت میں بھی نیز کلام مجید میں
لکھا گیا ہے رنگ تہدید دید میں
کوئی اگر خدا پہ کرے کچھ بھی افترا
ہوگا وہ قتل ہے یہی اس جرم کی سزا

لہذا جس شخص کو بعد دعویٰ وحی نبوت تئیس سال مہلت مل جاوے وہ ضرور اور یقیناً راستباز اور صادق ہو گا کیونکہ جھوٹا ہونے کی صورت میں اس کو اتنی مہلت ہرگز نہیں مل سکتی۔ ہاں اگر کسی صادق نبی کو اس سے کم مہلت ملے تو اس سے اسکا کذب لازم نہیں آتا کیونکہ یہ معیار صرف کذب کا ہے یعنی اگر جھوٹا ہو تو اتنی مہلت ہرگز نہیں پا سکتا بلکہ اس قبل ہی قتل کیا جاتا ہے۔ ورنہ صادق اور کاذب میں ما بہ الامتیاز کیا رہا؟ اور عقلاً بھی ایسا مفتری اور مضل فوری گرفت کے قابل ہے

حضرت مرزا صاحب نے مارچ ۱۸۸۲ء میں ماموریت کے الہامات کا دعویٰ کیا اور مئی ۱۹۰۸ء میں آپ طبعی موت سے فوت ہوئے گویا مامور ہونے کے الہام کے بعد بھی آپ چھبیس سال زندہ رہے۔ لہذا آپ کا دعویٰ سچا ہے۔

طرفہ یہ کہ قرآن پاک میں تو خدا تعالیٰ نے مفتری کو تباہ و برباد کرنے کا وعدہ فرمایا تھا اس جگہ خود ہلاک کرنا تو الگ رہا۔ حضرت مرزا صاحب کی دعا اور الحاح پر بھی قتل نہیں کروانا حضرت مرزا صاحب نے درگاہ ایزدی میں عرض کی ؎

اے قدیر و خالق ارض و سما
اے رحیم و مہربان و رہنما
ایکہ میداری تو بر دلہا نظر
ایکہ از تو نیست چیزے مستتر
گر تو مے بینی مرا پر فسق و شر
گر تو دید استی کہ ہستم بد گہر
پارہ پارہ کن من بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
بر دل شاں ابر رحمت ہا ببار
ہر مراد شاں بفضل خود بر آر
آتش افشاں بر در و دیوار من
دشمنم باش و تبہ کن کار من

(حقیقۃ المہدی صفحہ ۲)

کہ اگر میں تیری نظر میں بھی کاذب ہوں تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور میرے گھر بار پر آگ برسا اور میرے سلسلہ کو تباہ و برباد کر دے۔

آپ غور فرماویں کہ یہ کیا راز ہے کہ خدا تعالیٰ نہ اپنے وعدے کا پاس کر کے حضرت مرزا صاحب کو قتل کرواتا ہے اور نہ ہی ان کی دعا پر ان سے گرفت کرتا ہے بلکہ اس کو روز بروز ترقی دیتا ہے اور ان کی بے شمار تائید کرتا ہے اور ایسے خدام پیدا کر دیتا ہے کہ جو جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے جیسا کہ ابھی کابل میں ہمارے تین بھائیوں نے اس کا نمونہ دکھا دیا ہے۔ رضی اللہ عنہم۔ من ہم من قضٰی و منہم من ینتظر

پس اے میرے عزیز بھائیو! آگاہ ہو جاؤ کہ جس کو تم کاذب گمان کرتے ہو وہ خدا کا مقبول اور راستباز بندہ ہے اس کی مخالفت سے باز آ جاؤ کیونکہ حق کی مخالفت کرنے والی کسی قوم کا بھی انجام اچھا نہیں ہوتا۔ آپکی سعادت اور نجات اسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ پر ایمان لا کر فلاح دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے وھو الہادی۔ یھدی الیہ من اناب ط

(خاکسار اللہ دتا جالندھری) مولوی فاضل سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان)

غیر احمدیوں کے جلسہ پر تبلیغ اور اتمام حجت

مولوی محمد مرتضیٰ حسن صاحب ناظم تعلیمات دیوبند کا چیلنج منظور

مولوی محمد مرتضیٰ حسن صاحب کا اشتہار جس کی سرخی "مرزائیت کا جنازہ بے گور و کفن" مشتہر کے اخلاق کا آئینہ ہے آج دس بجکر پانچ منٹ پر ہمارے پاس پہونچا۔ اشتہار کیا ہے دیوبند کی اخلاقی تہذیب کا اعلیٰ نمونہ ہے ہم اس کو سر دست نظر انداز کرتے ہوئے اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں جو ان الفاظ دیا گیا ہے:۔

"دیکھو کہ مرزا صاحب کے خاص خاص دعوے اور فلاں فلاں ہیں ان میں سے اس قدر جھوٹ ثابت ہو جائیں۔ تو مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔ پھر ملاحظہ فرمایئے کہ کیسے تعمیل ارشاد ہوتی ہے اور مرزا صاحب کے مختص دعاوی کو کیسے جھوٹا ثابت کر دیا جاوے گا۔ بحول اللہ تعالیٰ ہم مرزائیوں کو قبر کے دروازے تک پہنچا دینگے"

پھر لکھتے ہیں:۔

"مرزائی اس کا جواب نہ دے سکیں گے۔ اور اگر ہمارا یہ خیال غلط ہے تو بسم اللہ مرزائی خلفا امیر لشکر سب ملکر اس اشتہار کا جواب دیں۔ مگر خدا چاہے تو جواب نہیں دے سکتے نہیں دے سکتے۔ نہیں دے سکتے" پھر فخر کرتے ہیں "مگر موت تو ہمارے چیلنج کا جواب بنا ہے"

لہذا ہم حسب خواہش مولوی صاحب ان کے چیلنج کو منظور کرتے ہوئے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ دعاوی میں سے ایک دعویٰ آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دعوے کو غلط ثابت کر سکے تو آپ کی دیگر لاف و گزاف مندرجہ اشتہار بھی قابل توجہ ہو سکتی ہے اور وہ دعویٰ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر انبیاء کی طرح فوت ہو گئے ہیں اور اب وہ دوبارہ دنیا میں تشریف نہیں لائینگے۔ پس آپ مرد میدان بنکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جس کو کہ عوام الناس کے سامنے آپ بیان کرتے ہوئے نہیں تھکتے ہمارے مقابلہ میں ثابت کر دکھائیں۔

اُمید ہے کہ مولوی صاحب اب یہ فیصلہ کئے بغیر قادیان سے رخصت نہیں ہوں گے۔ اس کے متعلق آپ کو اختیار ہے کہ آج یا کل ہم سے مباحثہ کر لیں۔ اگر آپ اپنے جلسہ گاہ میں اسکا انتظام کرنے کے قابل نہ ہو سکیں تو ہمارے زیر انتظام ہماری جگہ پر مناظرہ ہو سکتا ہے

میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق سکرٹری تبلیغ قادیان
دار الامان

ہم احمدی طلباء کالج تیار ہیں

معلوم ہوا ہے کہ سید مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی نے دوران تقریر میں کہا ہے کہ احمدی طلباء میری ایک تقریر کی مار ہیں۔ ان کو ذرا سننے کا موقع دیا جائے تو پھر نتیجہ دیکھیں سو ہم احمدی طلباء کالج اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ وہ ہمیں وقت بتائیں تاکہ ان سب کی تقریر سننے کے لئے جمع ہو جائیں۔ مولوی صاحب اپنے دل کا بخار نکال لیں گو ہمیں اس غیر معقولیت کے لئے تضیع اوقات کرنا پسند نہیں۔ تاہم اتمام حجت کے لئے بالکل آمادہ ہیں۔ بشرط یہ ہے کہ مولوی مرتضےٰ حسن صاحب اپنے رفقاء و تمام عقیدہ حضار جلسہ کے متعلق یہ تحریری اقرار دیں کہ وہ اپنی تقریر کے بعد اتنا ہی وقت دیں گے اور ہم احمدی طلباء کالج میں سے ایک تقریر جوابی اسی جلسہ میں سنیں گے۔ کیا مولوی صاحب اس کے تیار ہوں گے؟ اس کا جواب آئندہ زمانہ دیگا ہم ابھی سے کہے دیتے ہیں کہ مولوی صاحب موصوف کو یہ ہمت نہیں پڑے گی۔

(ہم ہیں احمدی طلباء کالج قادیان دارالامان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

دعوت الی الخیر

بنام حضرات علماء عموماً و جناب مولوی سید مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی خصوصاً

آپ ہر سال قادیان میں تشریف لاتے اور جو کچھ یکطرفہ باتیں آپکے دل میں آتی ہیں وہ ان لوگوں کے سامنے جو مسائل مختلفہ مابین احمدیان و غیر احمدیان سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں بیان کرکے حسب مقولہ مشہور "تنہا پیش قاضی روی راضی آئی" دو تین یوم گزار کر چلے جاتے ہیں۔ ہم ہر سال آپ کو حق کی دعوت دیتے رہے ہیں۔ مگر آپ نے ان بیچارے مسلمان کہلانیوالوں کو حق کے راستہ سے دور رکھنے کی کوشش کرکے ہمیشہ اس پیالہ کو ٹلانا چاہا کہ بالمقابل تبادلہ خیالات و تحقیق مسائل کریں۔

اب پھر ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ آج ہی یا کل اپنے جلسہ سے فارغ ہو کر آپ ہم سے مسائل ذیل پر مباحثہ کر لیں:۔

(۱) حیات و وفات مسیح ناصری علیہ السلام
(۲) ختم نبوت کی حقیقت۔
(۳) صداقت مسیح موعود علیہ السلام۔

اس جلسہ مناظرہ کا اگر آپ اپنے جلسہ گاہ میں انتظام پسند کریں تو وہاں ہی۔ ورنہ ہم اپنی ذمہ داری پر اپنے مکان میں مناظرے کا انتظام کرائیں گے اور تمام حفظ امن کے ذمہ دار ہم ہوں گے اور علماء جو مہمان کے طور پر آئے ہوئے ہیں انکی رہائش اور کھانا وغیرہ بھی ہمارے ذمہ ہوگا۔

الداعی الی الخیر

(میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق و سکرٹری تبلیغی کمیٹی قادیان)

اعلان اور دعوت عام

اہالیان قادیان کو عموماً اور بیرونجات کے مہمانوں کو خصوصاً اس بات کی دعوت دیجاتی ہے کہ آج بعد نماز ظہر بڑی مسجد (منارہ والی) میں ان تمام اعتراضات کا جواب دیا جائیگا جو غیر احمدی علماء اپنے جلسے میں پیش کرتے رہے ہیں اس کے علاوہ قرآن شریف کے حقائق و معارف بھی بیان کئے جائیں گے۔ جس سے اسلام اور نبی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ثابت کی جاوے گی اور اگر باہر سے آنے والے غیر احمدی مہمان اپنے علماء ہماری مجلس میں سوال کرنے کی خاطر لانا چاہیں تو وہ بخوشی لا سکتے ہیں ان کو مناسب موقعہ دیا جاوے گا ہمارے اس جلسہ میں شریک ہونے کی خاطر ٹھہرنا ہو ان کی دعوت طعام ہمارے ہاں ہوگی۔

(میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق سکرٹری تبلیغی کمیٹی قادیان)

اسلامی دنیا

مجاہدین ریف کی کامیابی کی خبریں خوشی سے پڑھی جا رہی ہیں۔ امیر عبدالکریم کی فوج میں یورپین، مصری، ہندوستانی اور یونسی قواعدداں ہیں اور اکثر جرمنی عہدہ داروں میں شامل ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ہمبرگ سے اہل ریف نے اسلحہ جنگ خرید کئے ہیں۔

— **ابن سعود** نے مکہ میں نکل اور تانبے کے نئے سکے جاری کئے ہیں جن پر ضرب بیت فی ام القریٰ نقش ہے۔

— **کہا جاتا ہے** فرانس کے مراکش میں اب تک چار سو آدمی ہلاک اور گیارہ سو زخمی ہوئے ہیں۔

— **سرنا** کے مزدور اپنی مزدوری میں سے کچھ پس انداز کرکے جمعیتہ مرکزیہ طیارہ کو چندہ دے رہے ہیں حب الوطنی کی قابل قدر مثال ہے عام طور پر اس تحریک سے ساتھ ہمدردی اور جوش پایا جاتا ہے۔ ہر ایک شہر کی طرف سے پانچ طیارے دینے کی تجویز ہے۔

— **بغاوت کردستان** کا خاتمہ ہو چکا ہے۔

— **ایرانیوں** اور بلوچیوں میں جو آویزش شروع ہوئی ہے اس کی ابتداء ایک ایرانی افسر کے اس فعل سے ہوئی ہے کہ اس نے فوج کو حکم دے دیا کہ وہ بلوچیوں کی داڑھیاں اور گیسو کاٹ دیں۔ جس سے برافروختگی پیدا ہوئی۔

— **حکومت حجاز** نے حکومت مصریہ کو ایک خط لکھا ہے کہ وہ ان عازمان حج کی سلامتی کی ذمہ دار نہیں ہو سکتی جو بنادر قنفدہ۔ رابغ۔ لیث اور الواغ میں ساحل پر اتریں گے کیونکہ یہ مقامات حدود جنگ میں داخل ہیں۔ دولت ہاشمیہ کے جنگی جہازوں کو ان پر گولہ باری کرنی پڑتی ہے۔

— **حکومت حجاز** کے نمائندہ مصری کو ہدایت ہوئی ہے کہ وہ بوجہ آویزش نجد و حجاز امسال عازمان حج کے پروانجات راہداری پر دستخط کرنے سے انکار کردے۔ حکومت مصریہ پہلے ہی مخالفت کا اعلان کر چکی ہے۔

جہانگیر نامی جہاز جو حاجیوں کو لیکر رابغ کی بندرگاہ پر جا رہا تھا۔ وہ پورٹ سوڈان میں ٹھہرا لیا گیا ہے اسلئے کہ بندرگاہ رابغ پر امیر علی کی طرف سے گولہ باری ہو رہی ہے اور اس کی ناکہ بندی کر دی ہے۔

مولانا شوکت علی صاحب کو بحری تار موصول ہوا ہے کہ تمام حجاج احرام باندھے ہوئے ہیں اور بہت پریشان ہیں اب اس قسم کے تاروں سے کیا فائدہ؟ راستہ کے خطرات سے واقف ہوتے ہوئے غریب مسلمانوں کو ابتلا میں ڈالنا کس ہمدردی اور خیر خواہی پر مبنی تھا۔؟ افسوس حاجیوں کو خواہ مخواہ ابتلا میں ڈالا گیا۔

— **ترکی حکومت** نے انجمن ترقی اتحاد کی تمام شاخوں کو حکماً بند کر دینے کے احکام نافذ کر دیئے ہیں۔

— **بلوچیوں** نے ایرانی فوجوں کو قائد خوش کے قریب گرفتار کر لیا ہے۔

— **ترکی** میں مساجد کی مرمت اور تعمیر کے لئے تین لاکھ منظور ہوئے تھے تعمیر کا کام شروع ہو رہا ہے۔

— **اناطولی ایجنسی** کو شیشوان سے بے تار کا پیغام موصول ہوا ہے کہ مجاہدین ریف نے بہت زبردست حملہ شروع کیا ہے۔ بیس ہزار مجاہدین اس حملہ میں شریک ہیں۔

— **لاہور** کے لنڈہ بازار کی مشہور اور قدیم مسجد "شہید گنج" کے واگزار کرانے کے لئے لاہور کے مسلمانوں میں جدوجہد شروع ہوئی ہے۔ اگر سکھ صاحبان مسلمانوں کی اس مسجد کو واگزار کر دیں تو وہ اسطرح پر مسلمانوں سے محبت و اخلاص کا دائرہ وسیع کر لینگے۔

یادِ حبیب کو تازہ رکھنے کیلئے اُسکے کلام و حالات پڑھو

یادِ حبیب کو تازہ رکھنے کے لئے اور کو نوامع الصّادقین کے ارشاد پر عمل کرکے اس کے روحانی فوائد حاصل کرنے کے لئے ایک عجیب نسخہ یہ بھی ہے۔ کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالاتِ زندگی پڑھو

ان حالاتِ زندگی سے معلوم ہوگا کہ آپ کس خاندان میں پیدا ہوئے اور آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت کن حالات میں ہوتی اور آپ نے ابتدائی زندگی کیا گزاری ہے؟ خدا تعالیٰ اس کی مخلوق سے ان ایام میں آپکے تعلقات کس قسم کے تھے۔ آپ کی سوانحِ عمری کے دو حصے اس قسم کے مضامین پر مستقل شائع ہو چکے ہیں۔ اور حیاتُ النبی کے نام سے موسوم ہیں۔ قیمت دو جلد دو روپیہ آٹھ آنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شمائل و اخلاق

سوانح زندگی کے ساتھ ہی جب خدا تعالیٰ کے ماموروں کے ذریعہ حیرت انگیز تبدیلی انسانی قلوب میں کرتی ہے وہ ان کے اخلاقی معجزات ہوتے ہیں۔ ایسے کہ وہ دنیا کے لئے نمونہ ہو کر آتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی سیرۃ اور آپکے کیرکٹر کی اصلی شان کا علم حاصل کریں تو

سیرتِ مسیح موعود علیہ السلام

کا مطالعہ ضروری ہے۔ جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے یہ شمائل و اخلاق کی جلد کا پہلا حصہ ہے جس میں حضرت کے شمائل و عادات و معمولات، آپکے فلسفۂ اخلاق کا امتیاز اور آپ کے اخلاقِ فاضلہ کا بیان و اخبات کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ یہ کتاب دوستوں کو ارمغان دینے کے قابل ہے اور سعادتمند اور شریف الطبع تعلیمیافتہ جماعت کے افراد میں تبلیغ کا خدا چاہے تو بہترین ذریعہ ہو سکتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکتوبات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مکتوبات اپنی زندگی میں مختلف مذاہب کے لیڈروں اور مبلغین کو لکھے اور اپنے مخلصین اور دوستوں کو وقتاً فوقتاً تحریر فرمائے ہیں وہ اس وقت تک چھ جلد وں میں شائع ہو چکے ہیں اور چار جلدیں اس سلسلہ کی اور باقی ہیں۔

یہ خطوط جو دوستوں کو لکھے ہیں اپنے اندر ایک زندگی کی روح اور قوت رکھتے ہیں اور نہایت بیش قیمت مضامین پر مشتمل ہیں تصوف کی حقیقت اور قربِ الٰہی کے حصول کے سادہ اور آسان طریق غرض عجیب عجیب مضامین پر بحث ہے۔

خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان دعاؤں کی قبولیت کے راز اور دعاؤں کے اثر اور قوت کے اعجاز کا ایک لطیف بیان انہیں ملیگا اور جو خطوط مخالفین اسلام اور سلسلہ کو لکھے ہیں ان میں صداقتِ اسلام کے زبردست دلائل قرآن مجید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعجازی قوت اور جلالی و جمالی شان کا اظہار پرشوکت الفاظ میں کیا گیا ہے غرض یہ مجموعہ قابل دید ہے۔ ہر جلد کی قیمت جو کچھ بھی نہیں صرف آٹھ آنے ہے (۸/)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پرانی تحریریں

حضرت مسیح موعودؑ کی وہ تحریریں جو آپ نے اپنی بعثت سے پہلے لکھی تھیں جمع کی جا رہی ہیں۔ ان میں سے ایک حصہ پہلے شائع ہوا تھا۔ باقی حصص اب ان شاء اللہ یکے بعد دیگرے شائع ہونگے ان تحریروں میں بعض نہایت عجیب و غریب اور قیمتی جواہرات ہیں جن کو دنیا اب کسی قیمت پر بھی پیدا نہیں کر سکتی۔ مگر ایڈیٹر الحکم اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہے کہ

اسکے گھر میں یہ دولت موجود ہے

مگر اس نے ارادہ کیا ہے کہ یہ دنیا کا حق ہے اس کو دیدیا جاوے اسلئے جلد بہت جلد شائع کرنے کی ان شاء اللہ کوشش کی جاوے گی۔ مگر اس کی اشاعت جماعت کے حوصلہ پر موقوف ہے۔ جبتک کم از کم ایک ہزار درخواست نہ ہو میں شائع نہ کروں گا۔ انہیں جواہرات میں سے ایک

قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ ہے

اور ایک پادری مولیسن اور سراج الدین عیسائی کی خط و کتابت بھی کہ اکثر ہے ان میں سے ہر ایک کی قیمت فی جلد ڈیڑھ روپیہ ہوگی +

احباب درخواستیں بھیجیں

یہ تمام کتابیں

منیجر اخبار الحکم قادیان سے طلب فرمائیے

اکسیر الاجسام یا کیمیائے بدن

فاحفظہ فانہ من اسرار المخفیہ

چند دوستوں کے اصرار اور سفارش سے میں نے بفضل خدا ارادہ یہ شروع کر دیا مصمم ارادہ کر لیا ہوں کہ جس دوائی کو پیش خدمت ناظرین کرنا چاہتا ہوں وہ

اکسیر الاجسام

ہو گی اور جو اسرار مخفیہ میں سے ہو بلا مبالغہ رفتہ رفتہ طاقت واپس لانے والی دوائی اس کے برابر کم میسر ہو گی۔ لاریب یہ ضعفِ ہضم اکل کے خون صالح پیدا کرتی ہے اور معدہ کو قوی تر بناتی ہے خواہ کس قدر معدہ کمزور ہو۔ دودھ جس قدر بھی پیا جاتا ہے ہضم ہو جاتا ہے۔ مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ اور محافظ حرارت غریزی ہے۔ دل و دماغ، جگر و گردہ اور مثانہ کی طاقت بڑھانے میں اپنے اندر اعجاز رکھتی ہے۔ مثانہ کے تمام امراض ایسے تھے کہ گویا کہ تھی العدم ہو جاتے ہیں۔ اس کے کھانے سے ہر پیر کو گویا قوتِ تازہ ہو گی

یہ دوائی سیکڑوں اور ہزاروں کے خرچ سے کیسا کچھ کرنیوالی ہے!

قیمت فی شیشی جس میں فقط تین رتی دوائی ہوگی دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔ مقدار خوراک ایک دانہ خشخاش سے ایک چاول تک ہوگی۔ پرچہ ترکیب استعمال شیشی کے ہمراہ حاضر ہو گا۔ بغیر شادہ شادہ بغیر کسی معقول وجہ کے اس کے لئے ہرگز درخواست نہ بھیجیں۔

ضروری گذارش

چونکہ اس دوائی کی اجزاء نہایت قیمتی اور بصد دقت طلب ہوتے ہیں جبتک میرے پاس کرانہ کچھ اپنا رقم والا نہ ہو۔ نہ پیشگی جو تیار کر سکوں گا اسکا یہ مطلب نہیں کہ قیمت پیشگی بھیجی جاوے بلکہ اسے میرا منشا درخواستِ خریداری ہے۔ کیونکہ یہ

دیگر اشتہاری ادویہ کی طرح نہیں ہے

یہ وہ دوا ہے جو آج تک سینہ بسینہ چلی آتی ہے۔ اور جسکی

تین رتی تمام عمر کیلئے

کفایت کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ علیم ہے کہ میں نے فوائد اور محنت کے مقابلہ میں اس کی قیمت کے تعین کرنے میں کس قدر ایثار سے کام لیا ہے۔ تمام درخواستیں موصول ہو جانے کے ایک ہفتہ بعد دوائی تیار ہو کر بذریعہ وی پی ارسال ہوگی۔ تمام درخواستیں بنام منیجر اکسیر الاجسام۔ محلہ دارالفضل قادیان دارالامان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں (نوٹ) یہ دوائی تیار ہو چکی ہے اور خریداران کے نام جا رہی ہے۔

المشتہر منیجر اکسیر الاجسام۔ دارالفضل۔ قادیان

(ضلع گورداسپور پنجاب)